مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

لوگو! اللہ کی بندگی اختیار کرو

۳۰ اگست تا ۵ ستمبر ۱۹۸۳ء

۲۰ تا ۲۶ ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

خصائل نبوی
برشمائل ترمذی

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

باب ۔ ماجاء فی صفة خبز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

باب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر ۔

فائدہ : یعنی کس قسم کی روٹی کھانے کا آپ کا معمول تھا ۔ اس باب میں آٹھ حدیثیں ذکر فرمائی ہیں ۔

۱: حدثنا محمد بن المثنی و محمد بن بشار قالا حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبہ عن ابی اسحٰق قال سمعت عبدالرحمٰن بن یزید یحدث عن الاسود ابن یزید عن عائشۃ رضی اللہ عنھا انھا قالت ماشبع آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۱: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل و عیال نے مسلسل دو دن کبھی جَو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا ۔

فائدہ : یعنی کھجوروں سے اگرچہ اس کی نوبت آگئی ہو لیکن روٹی سے کبھی یہ نوبت نہیں آئی کہ مسلسل دو دن ملی ہو ۔ لیکن اس پر ایک اشکال وارد ہوتا ہے وہ یہ کہ روایات سے ثابت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں کا ایک سال کا نفقہ مرحمت فرما دیا کرتے تھے ۔ اب ان دونوں روایتوں میں بظاہر تعارض ہے ۔ علماء نے اس کی مختلف توجیہیں فرمائی ہیں ۔ منجملہ اُن کے یہ بھی ہے کہ اس حدیث میں اہل کا لفظ زائد ہے اور مراد خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے اور اپنے لئے ذخیرہ ثابت نہیں ۔ چنانچہ خود حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت باب کے اخیر میں اسی مضمون کی آرہی ہے ۔ بعض نے یہ بھی توجیہ فرمائی ہے کہ ذخیرہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم حوالہ فرما دیا کرتے تھے لیکن ازواج مطہرات بھی شوق ثواب میں سب صدقہ فرما دیتی تھیں ۔ بندہ ناچیز کے نزدیک ان کے علاوہ دو توجیہیں اور ممکن ہیں لیکن چونکہ کسی بڑے کے کلام سے منقول نہیں اس لئے حجت نہیں تاہم محتمل ضرور ہیں ، اول یہ کہ سال بھر کا نفقہ اسی حساب سے ہو کہ مسلسل دو دن کی روٹی کا حساب نہ بیٹھتا ہو بلکہ کبھی روٹی کبھی کھجوریں ، کبھی فاقہ ۔ دوسری توجیہ یہ کہ وہ نفقہ کیا عجب ہے کہ کھجوریں ہوں ، اس حدیث میں اس کی نفی نہیں بلکہ روٹی کی نفی ہے ۔

۲: حدثنا عباس بن محمد الدوری حدثنا یحیٰی بن ابی بکیر حدثنا حریز بن عثمان عن سلیم بن عامر قال سمعت ابا امامة الباھلی یقول ما کان یفضل عن اھل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبز الشعیر ۔

۲: ابو امامہؓ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جَو کی روٹی کبھی نہیں بچتی تھی ۔

فائدہ : یعنی جَو کی روٹی اگر کبھی پکتی تھی تو وہ مقدار میں اتنی ہوتی ہی نہیں تھی کہ بچتی اس لئے کہ پیٹ بھرنے کو بھی کافی نہیں ہوتی تھی اور اس پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمانوں کی کثرت اور اہل صفہ تو مستقل طور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مہمان تھے ہی ۔

فہرست

خصائل نبوی	۳	حضرت شیخ الحدیث
افادات عارفی	۴	منظور احمد الحسینی
ابتدائیہ	۵	مرزا کی سعید احمد
مرزا کی تعلی بھیک	۷	حضرت مولانا تاج محمد صاحب
قادیانیت کا مذہبی رخ	۹	نعیم آسی
دورہ یورپ	۱۲	منظور احمد الحسینی
اختتامی تقریب	۱۴	حفیظ الرحمٰن
مسئلہ ختم نبوت	۱۵	علی اصغر چشتی صابری
کاروان ختم نبوت	۱۹	....
نعت	۲۳	حافظ لدھیانوی

شعبۂ کتابت :- حافظ عبدالستار واحد کلہ، غلام نبی نسیم

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم

سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

مولانا بدیع الزمان

مولانا منظور احمد الحسینی

مینجر

علی اصغر چشتی صابری ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

فی پرچہ ۔ ڈیڑھ روپیہ

بدل اشتراک

سالانہ ۶۰ روپیہ

ششماہی ۳۵ روپیہ

سہ ماہی ۲۰ روپیہ

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب ۳۱۰ روپیہ

کویت، دوبئی، شارجہ، دوحہ، اردن وغیرہ

شام ۲۲۵ روپیہ

یورپ ۲۹۵ روپیہ

آسٹریلیا، امریکہ، کینیڈا ۳۴۰ روپیہ

افریقہ ۳۱۰ روپیہ

افغانستان، ہندوستان ۱۶۵ روپیہ

فون نمبر ۷۱۲۶۱

رابطہ دفتر

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ پرانی نمائش کراچی

ناشر: عبدالرحمٰن یعقوب باوا

طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی

مقام اشاعت: ۲۰/A سائرہ منشن ایم اے جناح روڈ کراچی

ملتہ اسلامیہ ۲ جی از لاوی ہفت روزہ ۔ ختم نبوت

افادات عارفی

تعلق مع اللہ

ضبط و ترتیب
منظور احمد الحسینی

ملفوظات عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب عارفی مدظلہ

فرمایا: تعلق مع اللہ کیا چیز ہے اور کیسے حاصل ہو گا؟ تعلق مع اللہ کا ذریعہ تعلق مع الخلق ہے، پہلے مخلوق کے ہر جادۂ مہر خالق کے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے تعلق کے تمام آداب مخلوق کے ساتھ رکھے ہیں، اللہ تعالیٰ مخلوق کے لئے خالق ہیں، رب ہیں، ارحم الرحمین ہیں، کار ساز ہیں۔ تمام صفتیں مخلوق کے وابستہ ہیں، مخلوق کا حق ادا کرو تعلق مع اللہ خود بخود حاصل ہو گا۔

ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ آپ کسی دن اپنا جلوہ دکھائیں گے میں آپ کا منتظر ہوں۔

؎ کبھی اے حقیقتِ منتظر نظر آ لباس مجاز میں!
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا آئیں گے، وعدہ کر لیا اب حضرت عیسیٰؑ منتظر ہیں کہ اللہ میاں کب جلوہ نمائی فرماتے ہیں۔ کچھ عرصہ گذر گیا عرض کیا یا اللہ، میں تو بہت منتظر ہوں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں، میں تو آیا تھا مگر تم نے التفات ہی نہیں کیا۔ تم سے ایک سائل نے سوال کیا تھا مگر تم نے اسکو رد کر دیا وہ ہم ہی تو تھے اور تمہارے پڑوس میں ایک شخص بیمار تھا تم عیادت کو نہیں گئے، تم ہماری عیادت کو نہیں آئے کیونکہ وہ ہم ہی تھے، تو معلوم ہوا کہ اُن کے جلوے مخلوق میں نظر آتے ہیں۔

عالم خلق میں صفات الٰہیہ کا ظہور ہے۔

جب تک صفات سے آشنا نہ ہوں گے۔ ذات سے آشنا نہیں ہو سکتے اور اُن تک نہیں پہنچ سکتے، عالم خلق میں صفات کا ظہور اس طرح ہے کہ کہیں وہ توّاب الرحیم ہے۔ کہیں صفت خالقیت، کہیں ربوبیت ہے کہیں گنہگاروں کے لئے ستاریت اور غفاریت کا پرتو ہے تو جو شخص صفات سے آشنا ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں ذات سے آشنا ہو جاتا ہے۔

صفات میں بڑی کشش ہے۔ حسن اگر ذات میں ہے تو صفات میں بھی ہے۔ حسن ایک چیز ہے جو اگر ذات سے تعلق رکھتا ہے تو صفات میں اس کے جلوے ہیں، سورج میں اگر روشنی ہے تو اس کے مظاہر بھی ہیں۔ ان میں بھی روشنی آئے گی۔ اللہ تعالیٰ حسین و جمیل ہیں تو ان کے جمال کے بھی مظاہر ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی صفات کیسے معلوم ہوں گی وہ اس طرح سے کہ اپنی ذات پر انعام الٰہیہ کو دیکھو کہ کسطرح حیرت انگیز طور پر ہم پر انعامات کی بارش ہو رہی ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

ابتدائیہ

ہفت روزہ ختم نبوت

وزیر خزانہ جناب غلام اسحٰق خاں اصل پوزیشن واضح کریں

خبر ہے کہ !

وزیر خزانہ غلام اسحٰق خاں نے اس بیان کی تردید کی کہ وزارت خزانہ نے بینکوں کو اس قسم کا کوئی سرکلر جاری کیا ہے کہ جو کھاتیدار یہ حلفیہ بیان دیں کہ وہ قادیانی مسلمان یا احمدی مسلمان ہیں ان کے کھاتوں سے زکوٰۃ وضع نہ کی جائے۔"

(روزنامہ حریت کراچی ۲ر اگست ۱۹۸۲ء)

ہمیں کسی سے کیا بیگانہ خصوصاً جناب غلام اسحٰق خان سے، کہ ان کی یہ وضاحت قبول نہ کریں۔ بلکہ ہمیں تو خوشی ہے کہ پوری امت کی طرح ہمارے ملک کی انتظامیہ بھی قادیانیوں جیسے ملک وملت دشمن عناصر کو غیر مسلم مانتی ہے۔ (چاہے عملاً نہ سہی) لیکن آخر روزنامہ جسارت ۱۹ر مئی ۱۹۸۲ء میں شائع شدہ اس گشتی مراسلہ کا (جو وزارت خزانہ کی جانب سے ملک بھر کی بینکوں کو زکوٰۃ وعشر سے مستثنیٰ افراد کی تفصیل کے سلسلے میں ارسال کیا گیا تھا) کیا جواب ہے ؟ جس کے پیرا ۳۰ میں ہے کہ: "اگر کوئی غیر مسلم سادے کاغذ پر بھی یہ حلفیہ بیان دے کہ وہ غیر مسلم احمدی/ قادیانی / احمدی مسلم/ قادیانی مسلم ہے تو اس کی یہ درخواست قبول کر لی جائے اور اس سے زکوٰۃ نہ لی جائے"

حضور علیہ السلام کے فرمان : ظنوا المؤمنین خیراً (مومنوں سے اچھا گمان رکھو) اور نیز رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ فہمائش ہلا شققت قلبہ (کسی کی نیت پر حملہ نہ کرو کیونکہ تم نے اس کے دل کو چیر کر نہیں دیکھا) کی تعدید سے تو اعتماد ہی اعتماد کا سبق ملتا ہے۔ لیکن وزارت خزانہ کی زبان نیعنی ترجمان سے دروغ اور متضاد بیانات کا جاری ہونا اپنے اعتماد کو ٹھیس پہنچانے کے ساتھ ساتھ ہمیں بھی اس کے خلاف سوچنے پر مجبور کرتا ہے۔ کیونکہ اگر وزیر موصوف اپنی وضاحت میں مخلص ہیں تو ۱۹ر مئی ۱۹۸۲ء سے ۲ر اگست ۱۹۸۲ء تک کے درمیانی طویل عرصہ میں اس گشتی مراسلہ سے آخر کیونکر اظہار برأت نہ کیا گیا ؟ نیز اس سلسلہ کی ہونے والی تنقیدات (جو رسائل و اخبارات میں مسلسل کئی روز تک شائع ہوتی رہیں) پر کسی مصلحت کے پیش نظر سکوت روا رکھا گیا! اور کیوں متنازع پر ہے، اسکے علاوہ اگر غلط وزارت خزانہ کی طرف سے کوئی سرکلر جاری نہیں کیا گیا تھا تو ایسے اخبار کے خلاف کیونکر تادیبی کارروائی نہ کی گئی جس نے ایک ذمہ دار ادارہ کی جانب سے ایسا بیان منسوب کیا جو نہ شرعاً، اخلاقاً اور قانوناً جرم ہے بلکہ ملک اس سے کسی بحران کا شکار بھی ہو سکتا تھا۔

ان تمام حقائق کے پیش نظر بجا طور پر ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ محض اخباری رپورٹنگ ہی نہ تھی بلکہ یہ ایک

سوچا سمجھا منصوبہ تھا جسے انتہائی چالاکی سے عملی جامہ پہنایا گیا۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ اس میں مرزائی اہل کاروں کا ہاتھ ہے کیونکہ اس فکر میں ہیں کہ جس طرح ۱۹۷۴ء میں آئینی طور پر انہیں غیر مسلم قرار دیا گیا تھا بعینہٖ اسی طرح حکومتی سطح پر کسی نہ کسی شکل میں ان کے لئے لفظ " مسلمان " استعمال ہو جائے۔ اور دوبارہ وہ اپنی ساکھ بحال کر سکیں۔ اور یہ بھی مسلمہ امر ہے کہ وزارتِ خزانہ کی طرف سے جاری کئے گئے اس سرکلر کے بعد کسی حد تک وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ لیکن قابل ماتم و صد افسوس یہ امر ہے کہ ایک اسلامی ملک کی مسلمان منتظمہ ایک غیر مسلم اور ملک دشمن (مرزائی) تنظیم کی شہ پر مسلمانوں کے جذبات سے نہ صرف کھیل رہی ہے بلکہ ان کی آلہ کار بنی ہوئی ہے۔ جس کا اسے احساس تک نہیں۔ اگر ایسا نہیں تو پھر اس کے سوا ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ حکومت تکمیل مقاصد میں مرزائیوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔ ورنہ یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ وزارت خزانہ کے نام سے بیان جاری ہو اور اخبارات و رسائل میں اس پر احتجاجوں کا سلسلہ شروع ہو کر ہفتوں بلکہ مہینوں بعد جاکر اختتام پذیر بھی ہو جاتے مگر وزیر موصوف کو اس کا علم تک بھی نہ ہو!!! یہ تو پھر اندھیر نگری چوپٹ راج والا مسئلہ ہوا حکومت تو نہ ہوئی۔

ہاں اگر جناب غلام اسحٰق خان صاحب اس سلسلہ میں واقعی مخلص ہیں تو ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ تحقیق کر کے اس جرم کے مرتکب افراد کے راز کو طشت ازبام کرتے ہوئے اصل پوزیشن واضح کریں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہم یہی کہیں گے کہ یہ سارا کچھ ان کی سرپرستی میں ہوا ہے۔ اور آخر میں ہم جناب صدر سے گذارش کریں گے کہ قادیانی مسلم/احمدی مسلم۔ کی نئی اصطلاح ایجاد کرنے والے اہل کاروں کو قرار واقعی سزا دے کر اپنی ملی غیرت کا ثبوت فراہم کریں۔

وعلینا الا البلاغ

بلاتبصرہ

ڈاکٹر محمد اسد کون ہیں؟

مولانا ناظم ندوی کا تعارفی بیان،

کراچی۔ ۷ اگست۔ ممتاز عالم دین اور سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بہاولپور مولانا محمد ناظم ندوی نے آج ایک بیان میں کہا ہے کہ دستور کمیشن میں مشہور نومسلم لیوپولڈ محمد اسد کی، جو ایک نومسلم مستشرق کی حیثیت سے متعارف ہیں۔ شمولیت کی خبر پڑھ کر کچھ لوگوں کو حیرت ہوئی ملک کا تعلیم یافتہ طبقہ لیوپولڈ محمد اسد سے ناواقف نہیں ہے یہ آسٹریا کے یہودی نژاد مسلم ہیں۔ جنگ عظیم اول کے بعد مشرق اوسط میں سرکاری فرائض انجام دینے کی غرض سے آئے عربوں کو قریب سے دیکھ کر دین اسلام کا مطالعہ کا جذبہ پیدا ہوا۔ اور بالآخر وہ مسلمان ہو گئے۔ " اسلام ایٹ دی کراس روڈ " سے ان کی شہرت کا آغاز ہوا۔ بعد کو " روڈ ٹو مکہ " کی تالیف سے مزید شہرت ہوئی دستور پر بھی انہوں نے لکھا ہے۔ انہوں نے بخاری شریف کے چند اجزاء کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کے امور خارجہ کے آفس میں ڈائریکٹر کی حیثیت سے کچھ عرصہ تک کام کیا، پھر ان کے متعلق بدگمانی پیدا ہوئی یا بدگمانی پیدا کی گئی اور وہ پاکستان سے رخصت ہو گئے موصوف کی تفسیر قرآن کی علمی طبقہ میں کوئی قابل ذکر حیثیت نہیں۔ (باقی صفحہ ۱۲ پر)

حضرت مولانا
تاج محمد صاحب
فقیروالی

"براہین احمدیہ" کیلئے مرزا غلام احمد کی قلمی بھیک

مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے جس علمی کارنامہ پر ناز ہے۔ وہ ان کی کتاب براہین احمدیہ ہے۔ یہ ۵۶۲ صفحات کی کتاب چار حصوں پر مشتمل ہے۔ ۱۸۷۹ء تا ۱۸۸۴ء چھ سال میں لکھی گئی۔ ۱۸۸۰ء میں پہلے دو حصے ۱۸۸۲ء میں تیسرا ۱۸۸۴ء میں چوتھا حصہ طبع ہوا۔

صاحبزادہ مرزا بشیر احمد ایم اے "سیرت المہدی" حصہ اول صفحہ ۹۶ پر لکھتے ہیں "براہین احمدیہ" کی "تالیف اور اس کے متعلق مواد جمع کرنے کا کام پہلے سے ہو رہا تھا"

جیسا کہ مرزا بشیر احمد نے لکھا ہے۔ اصل قصہ یہ ہے کہ اس کتاب کا مواد فراہم کرنے میں مرزا صاحب نے علماء معاصرین سے علمی بھیک مانگی۔ اور علماء سلف کی کتب سے استفادہ کیا۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ شاید مرزا صاحب نے اپنی طرف سے بہت کم لکھا ہو۔

مرزا صاحب نے ملک کے محقق علماء کرام کو خطوط لکھے اور ان سے درخواست کی کہ میں حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھ رہا ہوں اس لیے میری قلمی امداد فرمائیں۔ ان خطوط سے نہ صرف مرزا جی کی مجددیت کی حقیقت عالم آشکار ہوتی ہے بلکہ کتاب براہین احمدیہ کے الہامی ہونے کی بھی قلعی کھلتی ہے۔

کتاب "سیر المصنفین" جو مکتبہ جامعہ ملیہ دہلی نے طبع کرائی تھی۔ اس کی جلد دوم کے صفحہ ۱۹ پر مرزا صاحب کے اس قسم کے کئی خطوط کے بعض حصے مولوی محمد یحییٰ صاحب "تنہا" نے درج کئے ہیں۔

ہمارے سامنے اس وقت بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق صاحب مرحوم کی مشہور کتاب "چند ہم عصر" مطبوعہ ۱۹۵۰ء ایڈیشن سوم ہے۔ انہوں نے چند مشہور ہستیوں کے حالات درج کئے ہیں۔ مولوی چراغ علی صاحب حیدر آبادی کے حالات اس کتاب کے صفحہ ۳۶ پر درج ہیں۔ بابائے اردو تحریر کرتے ہیں کہ "مولوی صاحب کا میلان طبع شروع سے مذہب کی طرف تھا۔ انہوں نے ہمیشہ یا تو عیسائی معترضین کو دندان شکن جواب لکھے یا مذہب اسلام کی حقانیت ظاہر کرنا اپنا فرض منصبی قرار دیا۔ پادری عماد الدین کی کتاب "تاریخ محمدی" کے جواب میں آپ کی کتاب "تعلیقات" نے عیسائیوں کے دانت کھٹے کر دیئے۔

شیخ محمد اکرام صاحب "موج کوثر" کے صفحہ ۱۶۹ پر مولوی چراغ علی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں کہ "مولوی چراغ علی صاحب ہندوستان کے فاضل ترین علماء میں سے تھے۔ متحدہ ہندوستان کے صوبہ یوپی میں سرکاری ملازم تھے۔ پھر حیدر آباد بلا لیے گئے اور نواب اعظم یار جنگ کے خطاب سے شرف یاب ہوئے۔ ان کے علم وفضل پر سر سید احمد خان علی گڑھی اپنے ایک مضمون میں لکھتے ہیں کہ "متعدد علوم میں اعلیٰ درجے کی دستگاہ تھی عربی علوم کے عالم تھے فارسی نہایت عمدہ جانتے تھے اور بولتے تھے۔ عربی۔ کالڈی میں نہایت اچھی دستگاہ رکھتے تھے۔ لاطینی اور یونانی بقدر کارروائی جانتے تھے۔ اعلیٰ درجے کے مصنف تھے۔ انگریزی زبان میں بھی کئی کتابیں شائع کیں۔ مذہب اسلام کے ایک فلاسفر حامی تھے۔ انہوں نے اپنی تصانیف میں مغربی

مصنفین کے اتنے حوالے دیئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ ہندوستان میں بیٹھ کر مولوی صاحب کو مغربی لٹریچر اور مغربی رسائل پر اتنا عبور کس طرح حاصل ہوگیا۔" (موج کوثر شیخ محمد اکرام ص۱۲۹)

مولوی چراغ علی صاحب کی وفات ۱۸۹۵ء میں ہوئی۔

آپ کی وفات کے بعد بابائے اردو مولوی عبدالحق صاحب اپنی کتاب "چند ہم عصر" کے مسودہ کی تکمیل کے سلسلے میں مولوی چراغ علی صاحب کے حالات معلوم کرنے کے لیے ان کے ہاں پہنچے۔ وہاں انہیں مرزا غلام احمد قادیانی کے چند خطوط مولوی چراغ علی صاحب کے نام ان کے کاغذات میں سے ملے۔

مولوی عبدالحق صاحب "چند ہم عصر" کے ص۴۲ پر اپنے الفاظ میں تحریر کرتے ہیں:

> اس موقعہ پر یہ واقعہ دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ جس وقت ہم مولوی چراغ علی صاحب مرحوم کے حالات کی جستجو میں تھے۔ تو ہمیں مولوی صاحب کے کاغذات میں سے چند خطوط مرزا غلام احمد قادیانی کے بھی ملے جو انہوں نے مولوی صاحب کو لکھے تھے اور اپنی مشہور اور پر زور کتاب براہین احمدیہ میں مدد طلب کی تھی چنانچہ مرزا صاحب اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ:-

پہلا خط

"اگرچہ پہلے سے مجھ کو بہ نیت الزام خصم اجتماع براہین قطعیہ اثبات نبوت وحقیقت قرآن شریف میں ایک عرصے سے سرگرمی تھی۔ مگر جناب کا ارشاد موجب گرمجوشی و باعث اشتعال شعلۂ غیرت اسلام علی صاحبہا السلام ہوا اور موجب ازدیاد تقویت و وسیع حوصلہ خیال کیا گیا۔ کہ جب آپ سا اولوالعزم صاحب فضیلت دینی و دنیوی تہ دل سے حامی ہو اور تائید دین حق میں دل گرمی کا اظہار فرماوے تو بلاشائبہ ریب اس کو تائید غیبی خیال کرنا چاہیئے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ ماسوائے اس کے اگر آپ نے اب تک کچھ دلائل یا مضامین نتائج طبع فرمائے ہوں تو وہ بھی مرحمت ہوں!"

دوسرا خط

"مرزا صاحب دوسرے خط میں تحریر کرتے ہیں۔

"آپ کے مضمون اثبات نبوت کی اب تک میں نے انتظار کی۔ مگر اب تک نہ کوئی عنایت نامہ نہ مضمون پہنچا۔ اس لیے آج مکرر تکلیف دیتا ہوں کہ براہ عنایت بزرگانہ بہت جلد مضمون اثبات حقانیت فرقان مجید تیار کرکے میرے پاس بھیج دیں۔ اور میں نے بھی ایک کتاب جو دس حصے پر مشتمل ہے تصنیف کی ہے اور نام اس کا براہین احمدیہ علی حقانیۃ کتاب اللّٰہ القرآن والنبوۃ المحمدیہ رکھا ہے۔ اور صلاح یہ ہے کہ آپ کے فوائد جرائد بھی اس میں درج کروں۔ اور اپنے مختصر کلام سے ان کو زیب وزینت بخشوں۔ سو اس امر میں آپ توقف نہ فرمائیں اور جہاں تک ہوسکے مجھ کو مضمون مبارک اپنے سے ممنون فرماویں۔ دوسری گذارش یہ ہے کہ اگر میں نے ایک جگہ سے وید کا انگریزی ترجمہ بھی طلب کیا ہے اور امید ہے کہ عنقریب آجائے گا۔ اور پنڈت دیانند کی "وید بھاش" کی کئی جلدیں میرے پاس ہیں اور ان کا ستیارتھ پرکاش بھی موجود ہے۔ لیکن تاہم آپ کو بھی تکلیف دیتا ہوں کہ آپ کو جو ذاتی تحقیقات سے اعتراض ہنود پر معلوم ہوئے ہوں۔ یا وید پر اعتراض ہوتے ہیں ان اعتراضوں کو ضرور ہمراہ دوسرے مضمون اپنے کے بھیج دیں لیکن یہ خیال رہے کہ کتب مسلمہ آریہ سماج کی صرف وید اور منوسمرت ہے۔ اور دوسری کتابوں کو مستند نہیں سمجھتے۔ بلکہ پرانوں وغیرہ کو محض جھوٹی کتابیں سمجھتے ہیں۔ میں اس جستجو میں ہوں کہ علاوہ اثبات نبوت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے وید اور ان کے دین پر بھی سخت سخت اعتراض کئے جائیں کیونکہ اکثر جاہل ایسے بھی ہیں کہ جب تک اپنی کتاب کا ناچیز اور باطل اور خلاف حق ہونا ان کے ذہن نشین نہ ہو تب تک گو کیسی ہی خوبیاں اور دلائل حقانیت قرآن مجید کے ان پر ثابت کیے جائیں اپنے دین کی پاسداری سے باز نہیں آتے۔"

نعیم آسی

قادیانیت کا مذہبی رخ

قادیانی تحریک اپنی اصل میں تحریک ارتداد ہے

اس مسئلہ کے مکمل حل کیلئے قانون ارتداد نافذ کیا جائے اور ۱۹۷۴ء کی آئینی ترمیم کے مطابق قانون سازی کی جائے

مسلمانوں کو قادیانیوں کے ساتھ کیا رویّہ اختیار کرنا چاہیے!

اس کا انحصار اس بات کے سمجھنے پر ہے کہ اس تحریک کے بانی کے دعاوی اور ان دعاوی کی بابت اس کے جانشینوں اور پیروؤں کے معتقدات کیا ہیں ؟ اور یہ بھی کہ مسلمانوں کے ساتھ انہوں نے کیا رویّہ اختیار کیا ؟ ؟ ذیل میں ہم انہی سوالات پر گفتگو کریں گے۔

بانی قادیانیت مرزا غلام احمد ۴۰-۱۸۳۹ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۹۰۷ء میں اس کی موت واقع ہوئی۔ اس دوران اس نے بے شمار لٹریچر تخلیق کیا اور اسے ہندوستان کے علاوہ ان تمام مسلمان ملکوں اور علاقوں میں پھیلایا جو انگریزوں کے زیرِ تسلط تھے۔ اُس نے اپنی کتابوں میں نہ صرف دعویٰ نبوت کیا بلکہ اس حد تک چلا گیا کہ اپنے نہ ماننے والوں کو ”جنگلوں کے خنزیر“ اور اُن کی عورتوں کو ”کتیوں سے بدتر“ قرار دیا، ”آئینہ کمالاتِ اسلام“ میں انہیں ”ذُرِّیۃُ البغایا“ (فاحشہ عورتوں کی اولاد) قرار دیا۔ (قارئین حوالہ کے لئے مرزا غلام احمد کی ”نجم الہدیٰ“ ص ۱۵ عربی متن اور آئینہ کمالاتِ اسلام“ ص ۵۴۷ ملاحظہ کریں) مرزا قادیانی نے نہ صرف دعویٰ نبوت کیا بلکہ اس نے اپنی کتابوں میں اہانتِ انبیاء و امہاتِ ازواجِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارتکاب بھی کیا۔ ”ضمیمہ انجام آتھم“ میں اس نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی تینوں دادیوں اور نانیوں کو معاذ اللہ ”زناکار عورتیں“ قرار دیا۔ ”درثمین“ فارسی (ص ۲۴۸) میں لکھا:۔

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

کہ میں مسیح زماں اور کلیم اللہ ہوں۔ میں محمد و احمد ہوں کہ خدا نے مجھے مجتبیٰ بنایا“ ہے العیاذ باللہ۔ اسی طرح ص ۲۸۷ پر یہ دعویٰ بھی کیا کہ:

کربلائے است سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

”میں ہر آن کربلا کی سیر ہوتا ہوں اور سو حسین رضہ میرے گریبان میں ہیں“ ۱۹۰۰ء میں بانی قادیانیت نے حکومت کو یہ درخواست دی کہ مردم شماری کے وقت اس کی جماعت اور پیروؤں کے نام عام مسلمانوں سے الگ رجسٹر کئے جائیں، (منقول از اشتہار واجب الاظہار، منجانب مرزا غلام احمد قادیانی مطبوعہ ۴۔ نومبر ۱۹۰۰ء) بانیٔ تحریک نے ”غیر احمدیوں“ کا جنازہ پڑھنا ممنوع قرار دیا۔ بلکہ ان کے نابالغ بچے کے جنازے کی بھی ممانعت کی۔ حتیٰ کہ خود اپنے ایک بیٹے کی نماز جنازہ نہ پڑھی کیونکہ وہ پکا ”احمدی“ نہ تھا۔ (اسی کے تتبع میں سر ظفر اللہ خان نے پاکستان کا وزیر خارجہ ہونے کے باوجود قائد اعظمؒ کی نماز جنازہ نہ پڑھی) مرزا قادیانی کے بعد اس کے جانشینوں نے بھی مسلمانوں کے ساتھ یہی رویّہ اختیار کیا۔ مرزا بشیر الدین محمود نے جو مرزا غلام احمد کا فرزند اور دوسرا جانشین تھا اپنی کتابوں اور اپنی تقریروں میں انہی عقائد کا پرچار اور ان پر اصرار کیا۔ مرزا بشیر الدین محمود کے

مجموعہ خطبات "انوارِ خلافت" (مطبوعہ ۱۹۰۸ء) کے چند اقتباس ملاحظہ ہوں۔

مرزا قادیانی کے منکر مسلمان نہیں

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے" (ص ۹۰)

ختم نبوت کا انکار

اگر میری گردن کے دونوں طرف تلوار بھی رکھ دی جائے اور مجھے کہا جائے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تو میں اُسے کہوں گا تو جھوٹا ہے، کذاب ہے آپ کے بعد نبی آ سکتے ہیں اور ضرور آ سکتے ہیں" (ص ۶۵)

غیر احمدی کافر ہیں:

"لکھنؤ میں ہم ایک آدمی سے ملے جو بڑا عالم ہے اُس نے کہا آپ لوگوں کے بڑے دشمن جو یہ مشہور کرتے پھرتے ہیں کہ آپ ہم لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ میں نہیں مان سکتا کہ آپ ایسے وسیع حوصلہ رکھنے والے ایسا کہتے ہیں۔ اس سے شیخ یعقوب علی صاحب باتیں کر رہے تھے۔ میں نے ان کو کہا آپ کہہ دیں کہ واقعہ میں ہم آپ لوگوں کو کافر کہتے ہیں" (ص ۹۲)

نابالغ کا جنازہ بھی مت پڑھو

"غیر احمدی کا بچہ بھی غیر احمدی ہی ہوا۔ اس لئے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھنا چاہیے۔

(ص ۹۳)

غیر احمدیوں کے ساتھ نکاح کی ممانعت

"حضرت مسیح موعودؑ (مرزا غلام احمد) نے اُس احمدی پر سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے جو اپنی لڑکی غیر احمدی کو دے۔ آپ سے ایک دشمن نے بار بار پوچھا اور کئی قسم کی مجبوریوں کو پیش کیا لیکن آپ نے اس کو یہی فرمایا کہ لڑکی کو بٹھائے رکھو لیکن غیر احمدیوں میں نہ دو۔ آپ کی وفات کے بعد اس نے غیر احمدیوں کو لڑکی دے دی تو حضرت خلیفہ اوّل نے اس کو احمدیوں کی امامت سے ہٹا دیا اور جماعت سے خارج کر دیا"

(ص ۹۳-۹۴)

علامہ اقبالؒ کا محاکمہ:

"قادیانی تحریک کا مسلمانانِ ہند کے ساتھ یہی وہ رویّہ تھا جس کے مشاہدہ کے بعد علامہ اقبالؒ ایسا شخص یہ کہنے پر مجبور ہوگیا" "ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق اُن کے رویّے کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانیٔ تحریک نے ملّتِ اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے

تشبیہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اور اپنے مقلدین کو ملتِ اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا حکم دیا تھا۔ علاوہ بریں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار، اپنی جماعت کا نیا نام، مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کیا کہ دنیائے اسلام کافر ہے یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر دال ہیں۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسلام سے اس سے کہیں دُور ہیں جتنے سکھ، ہندوؤں سے کیونکہ سکھ ہندوؤں سے باہمی شادیاں کرتے ہیں اگرچہ وہ ہندوؤں میں پُوجا نہیں کرتے"

...... یہ تو تھے قادیانی تحریک کے مذہبی عقائد۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ اسلام اِس ضمن میں کیا احکامات دیتا ہے؟

ختم نبوت اور اسلام

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے جو سلسلۂ نبوت حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے شروع کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس کا اختتام کر دیا، ان کی نبوت "کَافَّۃً لِّلنَّاس" ہے، ان کی کتاب ...... "ھُدًی لِّلنَّاس" ہے، اُن کا قبلہ "وُضِعَ لِلنَّاس" ہے، غرض جس طرح پروردگارِ عالم "رَبُّ النَّاس" ہونے کے اعتبار سے سب عالم کے ہیں اسی طرح نبوتِ محمدیہ اپنے ہر رُخ کے اعتبار سے آفاقی اور عالمگیر ہے۔

بقولِ اقبالؒ:

رونق از ما محفلِ ایام را
اُو رُسل را ختم و ما اقوام را
خدمتِ ساقی گری با ما گذاشت
داد ما را آخریں جامے کہ داشت

جب تک دُنیا توحیدِ باری اور دیگر تمام نبیوں کے ساتھ نبوتِ محمدیہؐ اور اس کی ختمیت پر ایمان نہیں لائے گی اُس وقت تک اُس کی نجات ممکن نہیں۔ اسلام دنیا کا واحد مذہب ہے۔ جو پچھلے تمام آسمانی مذاہب اور جملہ انبیاء کی تصدیق کرتا ہے۔ یہ ایک لمبا مضمون ہے اور یہاں اس کی تفصیل کا محل نہیں۔ میں کہنا یہ چاہتا تھا کہ جب "رب الناس" نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو "کافۃ للناس" بنا کر بھیجا تو یہ بھی بتلا دیا کہ "(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ البتہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں" (سورۂ احزاب، آیت ۴۰) حضور علیہ السلام نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا "میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں" (بخاری و مسلم) ایک تمثیل کے ساتھ اس اعتقاد کو یوں واضح فرمایا "میری مثال اور ان پیغمبروں کی مثال جو مجھ سے پہلے گزر گئے ایسی ہے جیسے ایک شخص نے ایک مکان بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور خوشنما بنایا، اس کے ایک گوشہ میں صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی لوگ جب اس مکان میں جاتے تو تعجب کرتے اور کہتے یہ ایک اینٹ کیوں نہیں رکھی گئی"؟ آپ فرماتے "وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں" (بخاری مترجم ج ۲ ص ۳۴۰)

علماءِ اسلام نے اس موضوع پر جو تحقیق کی ہے اس کے مطابق ۹۹ آیات اور ۲۱۰ احادیث سے یہ عقیدہ ثابت اور محکم ہے۔

بایں ہمہ عقیدۂ ختم نبوت کی ایک تہذیبی و تمدنی قدر و قیمت بھی ہے۔ ہم یہ فراموش نہیں کر سکتے کہ اسلام بحیثیت دین خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوا لیکن اسلام بحیثیتِ سوسائٹی یا ملت حضرت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کا مرہونِ منت ہے۔ ہر شخص کو یہ معلوم ہے کہ ایک یہودی جب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اعتقاد رکھے اس کا شمار اُمتِ موسویہ میں ہوتا ہے، جب وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آتا ہے، تو عیسائی کہلاتا ہے۔ گویا اُس کی اُمت (سوسائٹی) تبدیل ہو جاتی ہے، اسی طرح اگر ایک یہودی یا عیسائی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تو اس کا شمار اُمتِ محمدیہؐ میں

دورۂ برطانیہ

مجلسِ تحفظ ختم نبوت کا وفد

قسط نمبر ۲

گلاسگو میں

مولانا منظور احمد الحسینی

دوسرے دن (۲۱، مارچ ۱۹۸۳ء) ناشتے کے بعد ظہر تک مختلف علماء سے ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب واڑی والے فاضل دارالعلوم دیوبند ووڈا بجیل خطیب مسجد نور الاسلام بلیک برن، مولانا محمد فاروق صاحب ڈلیاوی اور مولانا ابوبکر سعید فارغ ندوۃ العلماء و دیوبند سے مفصل گفتگو ہوئی۔ ظہر کے بعد مولانا محمد اقبال صاحب باوا بذریعہ کار مانچسٹر سے تشریف لائے آپ کے ساتھ مولانا عبدالرحمٰن نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، محمد شاہد فیصل آبادی اور محمد الیاس تھے دارالعلوم پہنچنے کے بعد سب سے پہلے وہ ہماری قیامگاہ پر تشریف لائے۔ ہم ان حضرات کو لے کر اوپر کی منزل لے گئے۔ جہاں مولانا محمد یوسف لدھیانوی قیام پذیر تھے مولانا ان حضرات کی تشریف آوری سے بہت خوش ہوئے اور کافی دیر تک مجلس کے امور پہ تبادلۂ خیال ہوتا رہا۔

ہم نے مولانا محمد یوسف صاحب متالا اور مولانا محمد اقبال باوا صاحب سے انگلینڈ کے دورے کے بارے میں مشورہ کیا کہ کون سے علاقے سے اس کی ابتدا کی جائے۔ ان حضرات نے فرمایا کہ اسکاٹ لینڈ کا دورہ اگر پہلے کر لیا جائے تو زیادہ مناسب رہے گا۔ ان حضرات کے مشورہ سے ہم اسی وقت پابہ رکاب ہو گئے۔ اور عصر سے پہلے ہی مانچسٹر کی طرف ہماری گاڑی رواں دواں تھی۔

دوران سفر مولانا عبدالرحمٰن صاحب نائب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور نے فرمایا کہ آپ حضرات "ختم نبوت" کے حقیقی نمائندے ہیں جو یہاں پہنچے ہیں۔ ہمیں آپ حضرات کے یہاں پہنچنے پر بہت خوشی ہوئی ہے۔

عصر کی نماز ہم نے اسلامک اکیڈمی مانچسٹر میں ادا کی اس اکیڈمی کے سربراہ ڈاکٹر پروفیسر علامہ خالد محمود صاحب ہیں اس اکیڈمی میں ایک کافی بڑی لائبریری ہے جس میں عربی اردو انگریزی تینوں زبانوں پر مشتمل لٹریچر موجود ہے۔ یہاں سے ایک مؤقر جریدہ ماہنامہ الہلال اردو نکلتا ہے۔ جو افریقہ، یورپ، ایشیا کے تقریباً تمام ممالک کے مسلمانوں میں یکساں مقبول ہے اس ادارے کی زیادہ تر دیکھ بھال اور نگرانی مولانا محمد اقبال صاحب باوا رنگونی کرتے ہیں مولانا موصوف ہمارے باوا صاحب کے قریبی رشتہ دار (بھانجے) ہیں۔

مغرب کے بعد مسجد نور مانچسٹر کے خطیب و امام مولانا قاری محمد اظہر صاحب مع کچھ رفقاء کے اکیڈمی میں تشریف لائے یہ رفقاء صوبہ گجرات انڈیا کے رہنے والے ہیں۔ ان حضرات سے جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا صاحب نے گجراتی زبان میں قادیانیت پر گفتگو کی اور اس مسئلہ کی نزاکت اور خدو خال سے انہیں خوب آگاہ کیا۔ خصوصاً ایمان کفر کے مسئلہ پہ روشنی ڈالی۔ دوران گفتگو مولانا عبدالرحمٰن اور احقر بھی حصہ لیتا رہا۔ ان حضرات نے ہم سے وعدہ لیا کہ اسکاٹ لینڈ سے واپسی پہ آپ حضرات مسجد نور میں ضرور تشریف لائیں گے۔ اور مسئلہ "قادیانیت" پر اس علاقے کے مسلمانوں کو معلومات فراہم کریں گے۔ ۸ بجے یہاں عشاء کی نماز پڑھی نماز سے فراغت کے بعد مسجد نور کے ساتھیوں کی طرف سے ضیافت تھی۔ اس

میں شمولیت کی۔ صبح ناشتہ کے بعد ہم وکٹوریہ اسٹیشن مانچسٹر پہنچے۔ اسٹیشن پر ہم نے دیکھا کہ تمام خواتین و حضرات نے اپنا سامان خود اٹھائے ہوئے ہیں یا ٹرالی پر رکھے ہوئے ہیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہاں اسٹیشن پر قلی نہیں ہوتے۔ تمام لوگ اپنا سامان مختصر رکھتے ہیں اور یہاں دست خود دہان خود والا مسئلہ ہے۔ مولانا محمد اقبال آغا صاحب نے ٹکٹ لے کر ہمیں گاڑی میں بٹھایا گاڑی ٹھیک وقت پر روانہ ہو گئی۔ گاڑی بڑی پرسکون اور آرام دہ تھی اس میں نام کو بھیڑ نہیں تھی بلکہ کافی سیٹیں خالی پڑی تھیں۔

دوران سفر گاڑی میں ایک عراقی ساتھی سے ملاقات ہوئی ان کو ہم سے مل کر اور ہمیں ان سے مل کر بہت خوشی ہوئی یورپ کے ممالک میں ایسے رفیق سفر کا مل جانا نعمت غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے یہ یہاں کسی یونیورسٹی کے طالب علم ہیں۔ پورے سفر کے دوران ہم ان سے مختلف امور پر گفتگو کرتے رہے۔ پونے بارہ بجے ہماری گاڑی گلاسگو اسٹیشن پر پہنچی، اسٹیشن پر الحاج مولانا مفتی مقبول احمد صاحب زید مجدہٗ، جناب الحاج عبدالحفیظ صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹینٹ و جنرل سیکرٹری جمعیت اتحاد المسلمین گلاسگو، جناب الحاج غلام نبی صاحب صدر مجلس تحفظ ختم نبوت انگلینڈ ٹرسٹی ادارہ جات مجلس انگلینڈ اور جناب حافظ فضل محمد صاحب جالندھری نے ہمارے وفد کا پرتپاک خیر مقدم کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں ہم جامع مسجد اتحاد المسلمین ۱۹ کالٹن پلیس میں پہنچ گئے۔

گلاسگو اسکاٹ لینڈ میں واقع ہے یہ برطانیہ کا آخری شمالی صوبہ ہے۔ اور رقبہ کے اعتبار سے سب سے بڑا ہے گلاسگو برطانیہ کا خوبصورت ترین شہر ہے آبادی کے لحاظ سے تیسرے نمبر پہ ہے، مسلمانوں کی تعداد یہاں بیس ہزار ہے۔

اس شہر میں کل چھ مساجد ہیں جو سب اتحاد المسلمین کے تحت چل رہی ہیں، ان کے ٹرسٹی مولانا مقبول احمد صاحب ہیں۔ ایک نئی خوبصورت جامع مسجد جو تعمیر کے آخری مراحل میں ہے ۱۷، ۲۵ پچیس لاکھ پونڈ کے درکثیر کے صرف سے تکمیل کو پہنچے گی۔ یہ مسجد اپنی نظیر آپ ہے۔ ۱۶ لاکھ پونڈ سے زیادہ خرچ ہو چکا ہے۔ ظہر کی نماز سے فراغت کے بعد کھانا کھایا۔ پھر مولانا مفتی مقبول احمد صاحب کی معیت میں زیر تعمیر جامع مسجد دیکھنے کے لئے گئے۔ ہمارا قیام موجودہ جامع مسجد میں تھا۔ جو زیر تعمیر جامع مسجد کے قریب ہے۔ یہ ایک چار منزلہ بلڈنگ ہے۔ جو الحاج شاہین صاحب کی وقف کردہ ہے۔ سب سے نچلی منزل میں جنازہ گاہ، دوسری اور تیسری مسجد کے لئے استعمال ہوتی ہے۔ اور چوتھی منزل مسجد کی اشیاء کے لئے مقرر ہے جس میں مسجد کے تولیے جات وغیرہ دھونے کی واشنگ مشین گیس کے دو بڑے بڑے چولہے ہیں کہ ذریعے پورے رمضان میں تمام ساتھیوں کیلئے سحری اور افطاری میں کھانا پکتا ہے۔ مسجد کی صفائی بہت زیادہ ہے۔ ایک مخلص ساتھی ہر جمعہ خود حسبۃً اللہ پوری مسجد کی صفائی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزاء خیر عطا فرمائے۔ صفائی کے ساتھ ساتھ انتظام انتہائی اعلیٰ ہے۔ نمازیوں کے لئے ایک مستقل کمرہ علیٰحدہ رکھا گیا ہے جس میں عمدہ قسم کی گرم ٹوپیاں اور کافی تعداد میں صاف ستھرے تہبند رکھے گئے ہیں۔ وضو خانے میں صابن، دھلے ہوئے صاف ستھرے تولیے ہر وقت لگے رہتے ہیں۔ چہرہ پونچھنے کے لئے تولیے علیحدہ ہیں اور پاؤں پونچھنے کے لئے علیحدہ ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ یہ مسجد ایک پرفضا مقام پر واقع ہے۔ اس کے سامنے دریائے کلائیڈ بہہ رہا ہے۔ اس کے دونوں کناروں پر طرح طرح کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ موسم بہار میں یہاں کا سماں عجیب ہوتا ہے۔

بقیہ: مسئلہ ختم نبوت

ہو گا۔ اگر آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وحی نبوت کا دروازہ کھول دیا جائے تو ظاہر ہے اُمتِ محمدیہ کی وحدت پارہ پارہ ہو جائے گی۔

جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کے نئے تعلیمی سال کے آغاز کے موقع پر

افتتاحی تقریب

حفیظ الرحمٰن شریک دورہ حدیث

۲۱ ر شوال ۱۴۰۳ھ بروز پیر کراچی کی مشہور دینی درسگاہ جامعۃ العلوم الاسلامیہ (علامہ بنوری ٹاؤن) کے نئے تعلیمی سال کے آغاز کے موقع پر افتتاحی اجلاس ہوا، جس میں کثیر تعداد میں طلباء کے علاوہ جامعہ کے اساتذہ اور دیگر معززین بھی شریک ہوئے، جنہیں جامعہ کے شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی، جامعہ کے مہتمم مولانا مفتی احمد الرحمٰن، ناظم تعلیمات مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق سکندر، جامعہ کے اساتذۂ حدیث مولانا محمد بدیع الزمان، مولانا سید مصباح اللہ شاہ اور ڈاکٹر حبیب اللہ مختار (نائب مہتمم) نمایاں تھے جبکہ وفاق المدارس العربیہ کے سربراہ حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی نے صدارت فرمائی۔

ذیل میں اس اجلاس کی کارروائی ہدیہ قارئین "ختم نبوت" ہے۔

اجلاس کا آغاز جامعہ کے فاضل قاری مولانا عبیداللہ کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، بعد ازاں جامعہ کے شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی نے سورہ "العصر" کے حوالے سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ زمانہ کے انقلابات، نشیب و فراز اور عروج وزوال سے اس امر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انسانیت کس طرح خسارے اور نقصان میں ہے۔ اور اس کی وضاحت اس سے ہوتی ہے کہ انسان کا اصل سرمایہ اس کی حیات اور زندگی ہے سرمایہ جامد ہوتا ہے یا سیال، جیسا کہ دوکان میں پڑا ہوا سرمایہ اس کا جامد سرمایہ ہے جو اگر آج فروخت نہ ہو سکا تو کل گاہک کی توجہ کا مرکز بن جائے گا تو گویا اس میں خسارہ نہیں لیکن انسان کا اصل سرمایہ یعنی زندگی سیال ہے کہ اگر اس کو ضائع کر دیا تو سوائے ندامت کے اور کچھ حاصل نہ ہو گا، اس طرح گھاٹا اور خسارہ کا منہ دیکھنا پڑے گا جیسا کہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے معارف القرآن میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ بازار میں برف کی دکان پر گئے تو وہاں انہوں نے مالک کی کوشش کے باوجود برف کو پگھلتے دیکھا تو اس سورہ (والعصر) کی تفسیر سمجھ میں آگئی تو وقت اور زمانہ کی قدر نہ کرنے کی وجہ سے تمام انسان خسارے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے، مفتی اعظم پاکستان نے واضح فرمایا کہ ایمان نہ صرف معرفت بلکہ اس کے تمام تقاضوں پر عمل کرنے کا نام ہے جبکہ اعمال صالحہ (نیکیوں) کا دائرہ بہت وسیع ہے، جس پر لفظ "تقویٰ" محیط ہے، چنانچہ اس میں کھانے پینے کے

آداب نبوی پر عمل کرنا تک شامل ہے۔

انہوں نے سلسلۂ کلام کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا.....

"تواصی بالحق" میں امر بالمعروف کا حکم ہے کہ ان لوگوں کے شکوک و شبہات دور کئے جائیں جو باہمی اختلاف کے سبب فرقوں میں بٹ گئے ہیں کیونکہ ان فرقوں کی بنیاد ٹھوس دلائل کی بجائے شکوک و شبہات پر ہے، جبکہ "تواصی بالصبر" میں نہی عن المنکر کا ذکر ہے، صبر کے تین درجات ہیں، صبر علی الطاعات (نیک کاموں پر جماؤ) صبر عن المعاصی (گناہوں سے بچاؤ) اور صبر فی المصیبت (مصائب میں نفس پر قابو)

حضرت مفتی صاحب نے طلبہ کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلاتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی خدمت کے لئے آپ کا انتخاب کیا ہے جب کہ اکثریت عصری فنون و علوم اور دنیا کی طلب میں مگن ہے لہٰذا آپ کو اپنے وقت کی اس طرح قدر کرنی چاہئے کہ اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہو جیسا کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے گوناگوں عوارض کے باوجود وقت کا کوئی لمحہ ضائع نہیں ہونے دیا۔

جامعہ کے شیخ الحدیث مدظلہٗ نے طلبہ کو سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے تباہ کن نتائج سے خبردار کرتے ہوئے طلبہ کی تعلیم کے لئے عملی سیاست کو مہلک مرض قرار دیا اور فرمایا کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم جیسے میدانِ سیاست کے شہسوار بھی طلبہ کو سیاسی سرگرمیوں سے اجتناب کرنے کی تلقین کرتے رہے اور انہوں نے طلبہ کے لئے عملی مشاغل کے علاوہ دیگر سرگرمیوں میں شرکت کو قطعاً پسند نہیں کیا،

آپ نے عصری فنون کی تعلیم گاہوں کی زبوں حالی کی وجہ وہاں کے طلبہ کی عملی سیاست میں شرکت بتلائی۔

حضرت مفتی صاحب جو کہ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا علیہ الرحمۃ کے خلفاء میں سے ہیں، نے ایک اور اہم مسئلے پر اظہار خیال کرتے ہوئے فرمایا کہ آج ہم اپنی عبادات کے ثمرات نہیں پاتے ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارا تعلق تصوف (جو کہ اسلام کی صفت "احسان" کی ترقی یافتہ شکل ہے) سے قائم نہیں رہا ورنہ آج سے چند سال قبل دارالعلوم دیوبند میں چٹائی سے..... اور بوریے تک صاحب دل ہوا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں اپنا تعلق صحیح نسبت بزرگوں سے جوڑنا چاہئے، اسی مقصد کے لئے خانقاہیں وجود میں آئیں اور جب سے مدرسہ اور خانقاہ کو الگ الگ تصور کیا گیا تو وہیں سے فساد پیدا ہو گیا۔

آخر میں مفتی اعظم پاکستان نے تصحیح نیت اور اخلاص پر زور دیا اور فرمایا کہ اس جامعہ کی بنیاد حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک عرصہ تک استخاروں اور دعاؤں میں مشغول رہنے کے بعد محض اللہ کی رضا اور خوشنودی کے لئے رکھی لہٰذا تمام طلبہ یہ عہد کریں کہ وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے تعلیم حاصل کریں گے، بانی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی علیہ الرحمۃ نے دارالعلوم کی بنیاد اخلاص سے رکھی تو وہاں سے ایسے چراغ روشن ہوئے کہ کفر کی ظلمت ان کا کچھ بگاڑ نہ سکی۔ بعد ازاں جامعہ کے مہتمم مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے جامعہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور طلبہ پر زور دیا کہ وہ جامعہ کے تمام اساتذہ کا احترام دل و جان سے کریں اور جامعہ کے تمام اصول و ضوابط پر عملدرآمد میں کوئی کوتاہی نہ برتیں۔

انہوں نے موسس جامعہ حضرت مولانا بنوریؒ کے حوالے سے کہا کہ ہمارا مقصد صحیح معنوں میں دین کے خدام تیار کرنا ہے، دیگر اداروں کی طرح تکثیر سواد (اپنی تعداد بڑھانا) مقصود..... نہیں ہے۔

ان کے بعد جامعہ کے ناظم تعلیمات ڈاکٹر مولانا عبدالرزاق سکندر نے جامعہ کے انتظامی امور کے بارے میں وضاحت کی اور مختصر خطاب کیا۔

آخر میں صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی مدظلہٗ نے دعا فرمائی اور اس طرح یہ مبارک اجلاس اپنے اختتام کو پہنچا۔

مسئلہ ختم نبوت

ترتیب :- جناب علی اصغر چشتی صابری۔ ایم اے۔ ایل ایل بی

افادات
حضرت مولانا عبدالرحیم
صاحب اشعر مدظلہ

ایک اعتراض

خاتم النبیین کے معنی "نبیوں کی مہر" کے ہیں۔ یعنی فنافی الرسول ہو کر ظلی طور پر اس کا نام پا کر عین نبوت کا حاصل کرنا ہے۔ الحاصل خاتم الانبیاء کا معنی نبیوں کے جاری کرنے کے لئے بمعنی مہر ہوتے ہیں۔ یعنی آپ نبی گر ہیں۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۸

جواب

ہم اس کے جواب میں مرزا قادیانی کی تحریرات پیش کرتے ہیں۔ جن میں مرزا نے مہر لگا کر جاری کرنے کا معنی ہرگز نہیں کیا۔ بلکہ بند کرنے کا محاورہ استعمال کیا ہے۔

(۱) وحید کی رو سے قرآن اور الہاموں پہ مہر لگ گئی ہے۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۔

(۲) میرے بعد میرے والدین کے گھر میں اور کوئی لڑکی یا لڑکا نہیں ہوا۔ اور میں ان کے لئے خاتم الاولاد تھا۔ تریاق القلوب ایڈیشن دوم صفحہ ۳۰۱۔
اول صفحہ ۱۵۷

(۳) میں والد کے لئے خاتم الاولاد تھا۔ میرے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ براہین طبع پنجم صفحہ ۱۹۳۔ طبع ربوہ قادیان صفحہ ۹۷۔ ۸۷۔

نیز قرآن مجید پر غور فرمائیں تو وہاں بھی مہر بمعنی بند کرنے کے آتے ہیں۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت ہے۔

(۱) ختامہ مسک سورۃ نمبر ۸۳۔ آیت نمبر ۲۶۔ اور اس پہ مہر اور بند کستوری کی ہوگی۔

(۲) الیوم نختم علے افواھھم و تکلمنا ایدیھم
سورہ یٰسین آیت نمبر ۶۵
قیامت کے دن مجرموں کے منہ پہ مہر لگا دیں گے۔ یعنی ان کی زبانوں کو بند کر لیں گے۔ اور ان کے ہاتھوں پاؤں سے شہادت لیں گے۔

وختم علے سمعہ و قلبہ وجعل علے بصرہ غشوۃ۔
مہر کر دی اللہ نے ان کے کانوں پہ اور ان کے دل پہ اور ڈال دیا ان کی آنکھوں پہ پردہ۔

ختم اللہ علے قلوبھم و علے سمعھم،
سورۃ البقرہ آیت نمبر ۸
مہر لگا دی اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پہ۔

سوال

لفظ خاتم جب جمع کی طرف مضاف ہوتا ہے۔ تو اس کے معنی بند کرنے کے نہیں آتے۔ بلکہ بمعنی افضل ہوتا ہے۔

جواب

اور اخیر پر بنی اسرائیل کے خاتم الانبیاء کا نام جو عیسیٰ رکھا۔ اور اسلام کے خاتم الانبیاء کا نام محمد اور احمد رکھا۔

ضمیمہ براہین حصہ پنجم خاتم صفحات پر

مرزا قادیانی لکھتا ہے۔ "مسیح ابن مریم کو بنی اسرائیل کے نبیوں کا خاتم الانبیاء کر کے بھیجا۔

ازالہ اوہام صفحہ ۳۴۳ طبع پنجم
صفحہ ۳۲۲ طبع دوم

مسئلہ ختم نبوت

پر دوسری دلیل

"الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا"

سورہ نمبر ۵ آیت نمبر ۳

اس آیت کا معنی مرزا کی زبانی سنیئے۔ یعنی آج میں نے قرآن کے اتارنے اور تکمیل نفوس سے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا ہے۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے۔ حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ قرآن جس قدر نازل ہونا تھا۔ ہو چکا۔ اور مستعد دلوں میں نہایت عجیب و حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا کر چکا۔ اور تربیت کو کمال تک پہنچا دیا۔ اور اپنی نعمت کو ان پر پورا کر دیا۔ اور یہی دو رکن ضروری ہیں۔ جو ایک نبی کے آنے کی علت غائی ہوتے ہیں۔ اب دیکھو یہ آیت کس زور شور سے بتلا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرگز اس دنیا سے کوچ نہیں کیا۔ جب تک اس دین اسلام کو تنزیل قرآن اور تکمیل نفوس سے کامل نہیں کیا۔ ملاحظہ ہو نور القرآن نمبرا صفحہ ۱۳ تا ۲۵

مصنفہ مرزا قادیانی

خدا تعالیٰ نے قرآن میں صحابہ کرام کو مخاطب کیا ہے۔ کہ میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ اور تم پر اپنی نعمت پوری کی۔ اور آیت کو اس طرح سے فرمایا کہ اے نبی کریم آج میں نے قرآن کو کامل کر دیا۔ اس میں حکمت یہ ہے۔ تاکہ ظاہر ہو کہ صرف قرآن کی تکمیل نہیں ہوئی۔ بلکہ صحابہ کی تکمیل بھی ہوئی ہے۔ جن کو قرآن پہنچایا گیا ہے۔ اور رسالت کی علت غائی کمال تک پہنچ گئی۔ حاشیہ تکمیل نفوس صفحہ ۳۰ نور القرآن ۲

اور ایسی ہی آیت "الیوم اکملت لکم" اور "ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" میں صریح نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر چکا ہے۔ اور صریح لفظوں سے فرما چکا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔

تحفہ گولڑویہ مصنفہ مرزا صفحہ ۸۳۔ طبع قادیانی۔
صفحہ ۸۸ طبع ربوہ۔

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہٗ لحٰفظون

سورہ نمبر ۱۵۔ آیت نمبر ۹۔

یعنی اس کتاب کو ہم نے نازل کیا ہے۔ اور ہم ہی اس کے محافظ رہیں گے۔ ۱۳ سو برس سے اس پیشگوئی کی صداقت ثابت ہو رہی ہے۔ اب تک قرآن مجید میں پہلی کتابوں کی طرح کوئی مشرکانہ تعلیم ملنے نہیں پائی۔ اور آئندہ بھی عقل تجویز نہیں کر سکتی کہ اس میں کسی نوع کی مشرکانہ تعلیم مخلوط ہو سکے۔ عقل اس پر قطع واجب کرتی ہے۔ کہ آئندہ بھی کسی نوع کا تغیر و تبدل قرآن شریف میں واقع ہونا ممتنع اور محال ہے۔ اور مسلمانوں کا پھر شرک کرنا اس جہت سے بھی ممتنعات میں سے ہے۔ کیونکہ خدائے تعالیٰ اس بارے میں پیشگی فرما چکا ہے" "ما یبطل الباطل وما یعید" یعنی شرک اور مخلوق پرستی جس قدر دور ہو چکی ہے۔ پھر وہ نہ اپنی نئی شاخ نکالے گی اور نہ ہی پہلی حالت پر عود کرے گی......۔ فرقان مجید

کے رسول حق کا حرف مبدل ہونا پھر ساتھ اس کے تمام خلقت پر تاریکی شرک اور مخلوق پرستی کا چھا جانا عند العقل محال ہے ۔ اور ممتنع ہے ۔ تو نئی شریعت اور نئے الہام کے نازل ہونے میں بھی امتناع عقلی لازم آیا ۔ کیونکہ جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے ۔ پس ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت میں خاتم الرسل ہیں ۔

براہین احمدیہ ہر چہار حصص اول صفحہ ۱۱۰ - ۱۱۱
طبع اول

آیت نمبر ۴ "وما ارسلناک الا کافۃ للناس بشیرا و نذیرا ولکن اکثر الناس لا یعلمون"

سورۃ سبا ایت نمبر ۲۸

چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم افضل الانبیاء اور سب رسولوں سے بہتر اور بزرگ تھے ۔ اور خدا وند تعالیٰ کو منظور تھا ۔ کہ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ذاتی جوہر کی رُو سے فی الواقع سب انبیاء کے سردار ہیں ۔ اب بھی ظاہری خدمات کی رُو سے انکا سب سے فائق اور برتر ہونا دنیا پر ظاہر اور روشن ہو جائے ۔ اس لئے پہلے خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو کافۂ بنی آدم کے لئے عام رکھا ۔

چشمہ معرفت صفحہ ۲۶
براہین ہر چہار حصص اول صفحہ ۵۶۵

آیت نمبر ۵ ۔

قل یایھا الناس انی رسول اللہ
الیکم جمیعا"

" قرآن شریف میں یہ نہیں کہا ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صرف قریش کے لئے بھیجے گئے ہیں ۔ جیسا کہ ایت مذکورہ میں ہے ۔ یعنی لوگوں کو کہدے ۔ کہ میں تمام لوگوں کے لئے بھیجا گیا ہوں ۔ نہ صرف ایک قوم کے لئے ۔

ضمیمہ چشمہ معرفت صفحہ ۱۶

آیت نمبر ۶ ۔

"وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین"

سورۃ الانبیاء ایت نمبر ۱۰۷

یعنی ہم نے کسی خاص قوم کے لئے تجھے رحمت بنا کر نہیں بھیجا ۔ بلکہ اسلئے کہ تمام جہان پر رحمت کی جائے ۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ تمام جہانوں کا خدا ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام دنیا کے لئے رحمت ہیں ۔

ضمیمہ چشمہ معرفت صفحہ ۱۶ ۔

آیت نمبر ۷ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم الرسول"

آل عمران ایت ۱۸

ترجمہ از مرزا ۔

اس سے بہا معلوم ہوتا ہے ۔ کہ آنحضرت زمانہ کے لحاظ سے بھی آخری نبی ہیں ۔ جیسا کہ ثم جاءکم الرسول اس پر دال ہے ۔ مرزا نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۰ میں اس طرح تصریح کی ہے ۔

" اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئیگا"

تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۴

جس نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سب نبیوں کے آخر میں بھیجا تا کہ تمام قوموں کو آپ کے جھنڈے کے نیچے اکٹھا کر دے ۔

حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۴۱

آیت نمبر ۸ ۔ ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم و یعلمھم الکتب و الحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین و آخرین منھم

" یعنی ہمارے خاص اور کامل بندے بجز صحابہ کرام اور بھی ہیں ۔ جن کا گروہ کثیر آخری زمانہ میں پیدا ہو گا ۔ اور جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کی تربیت فرمائی ہے ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس گروہ کی بھی باطنی طور پر تربیت فرمائیں گے ۔

آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۰۹ ۔

بہاول پور کی ڈائری ـــــــــــ کاروانِ ختم نبوت

• ــــ محکمہ انہار بہاول پور پر قادیانیوں کی یلغار

• ــــ محمد اسلم قریشی کے متعلق جمعۃ الوداع پر زبردست احتجاج

رپورٹ ذبیح فاروقی

بہاول پور سے ہمارے نمائندے جناب ذبیح فاروقی صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کی سرگرمیوں کے متعلق اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ کہ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے زیر اہتمام امسال بھی حسب معمول رمضان المبارک کے مہینہ میں درس قرآن و حدیث کا سلسلہ جاری رہا۔ اس ضمن میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں اور مرکزی مبلغین نے پروگرام کے مطابق درس دیئے۔

یکم اور ۲ رمضان کو مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے مبلغ محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب نے فضائل رمضان، فضائل قرآن اور عظمت صحابہؓ پر خطاب کیا۔ ۳، ۴، ۵ رمضان المبارک کو مجلس تحفظ ختم نبوت ربوہ کے مبلغ مولانا اللہ وسایا صاحب نے فضائل رمضان، حیات عیسٰی علیہ السلام اور اہمیت ختم نبوت پر روشنی ڈالی۔ ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰ رمضان المبارک کو مجلس کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی اللہ یار خان نے اپنے مخصوص انداز میں مرزائیوں کو للکارا کہ وہ مسلمانوں سے چھیڑ خوانی نہ کریں بصورت دیگر ۱۹۵۳ء اور ۱۹۷۴ء کی طرح پاکستان کے غیور مسلمان جب میدان عمل میں نکلیں گے تو مسلمانوں کے غیظ و غضب سے دنیا کی کائنات کی کوئی طاقت انہیں بچا نہ سکے گی۔ ۱۱ رمضان المبارک کو مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی رہنما ابن مجاہد ملت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب جالندھری فضیلت اور فلسفہ روزہ پر عالمانہ خطاب کیا۔ جس سے مولانا جالندھریؒ کی یاد تازہ ہو گئی۔

۱۲ رمضان المبارک کو محکمہ اوقاف کے ضلعی خطیب مولانا قاری محمد یوسف صاحب نے اہمیت ختم نبوت پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ بوقت ضرورت عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے محکمہ اوقاف کے آئمہ اور خطباء کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔

۱۳، ۱۴ رمضان المبارک کو خطیب ربوہ مولانا خدا بخش صاحب نے تشریف لانا تھا جو کہ کسی عذر کی وجہ تشریف نہ لاسکے تو ان کے قائمقام مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے درس دیئے۔

۱۵، ۱۶ رمضان المبارک مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی راہنما مناظر اسلام علامہ عبد الرحیم صاحب اشعر تشریف لائے۔ اور انہوں نے "تحریک ختم نبوت ماضی و حال کے آئینہ میں" اور تحریک ختم نبوت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات پر سیر حاصل خطاب فرمایا۔

مجموعی طور پر تمام مبلغین نے مرزائیوں کی ریشہ دوانیوں کا پردہ چاک کیا۔ مسلمانانِ بہاول پور نے جوش و خروش کا مظاہرہ کیا۔ گویا کہ افادیت و اہمیت کے لحاظ سے یہ سولہ درس سولہ کانفرنسیں بن گئیں۔ خدا وند قدوس اپنی رضا سے سرفراز فرما دے۔۔۔

محکمہ انہار بہاولپور اس وقت قادیانیوں کی یلغار میں ہے۔ پانچ اہم عہدوں پر قادیانی چھائے ہوئے ہیں۔ جو اپنے عہدوں سے ناجائز فائدہ اٹھا کر بھولے بھالے مسلمانوں کو اپنے دام تزویر میں پھانسنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ ان میں سے ایک چودھری نذیر احمد ہے جو XEN اپریشن جیسے اہم عہدہ پر فائز ہے۔ شہر میں ایک پٹرول پمپ کا مالک ہے۔ اپنی ذاتی کوٹھی بھی ہے لیکن سرکاری رہائش گاہ پر قابض ہے۔ نمبر ۲ غلام احمد متعصب ترین قادیانی ہے۔ یہ مقامی جماعت کا صدر ہے۔ اپنی سرکاری رہائش کو تبلیغی مقاصد اور جبر کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ قبل ازیں کئی مرتبہ احتجاج ہوا۔ حتیٰ کہ صوبائی گورنمنٹ کی طرف سے حکمنامہ موصول ہوا۔ کہ آپ ان رہائش گاہوں کو تبلیغی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کر سکتے۔ لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ مرزائی اپنے آپ کو قانون سے بالاتر کیوں سمجھتے ہیں۔ یا قانون نافذ کرنے والے ادارے انہیں قانون سے مستثنیٰ کیوں سمجھتے ہیں۔

اب پھر سے یہ مسئلہ پریشانی کا باعث بنا ہوا ہے۔

قادیانی آفیسرز ماتحت ملازمین کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ تقریباً ایک صد ملازمین نے چیف انجینئر کو درخواست لکھی جس میں مرزائیوں کی من مانیوں، ماتحت ملازمین کے خلاف متعصبانہ کاروائیوں کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے تبادلہ کا مطالبہ کیا ہوا تھا۔ جس کی ایک کاپی مقامی مجلس کے دفتر کو بھی ارسال کی گئی۔

مجلس تحفظ ختم نبوت نے احتجاجی قرار دادیں جامع مساجد میں منظور کرائی ہیں، جن کا متن پیش خدمت ہے۔

بہاولپور سے متعلق قرار داد

محکمہ انہار بہاولپور عرصہ دراز سے مرزائیوں کی کمین گاہ بنا ہوا ہے۔ جس میں تقریباً پانچ قادیانی اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو کر من مانی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ان میں مسٹر غلام احمد، چودھری نذیر احمد سرفہرست ہیں۔ اور یہ بات بھی روز روشن کی طرح واضح ہو چکی ہے۔ کہ مذکورہ بالا قادیانی افسر سرکاری رہائش گاہوں کو بطور عبادت گاہ اور ارتداد کی تبلیغ کا اڈا بنائے ہوئے ہیں۔

جامع مسجد محکمہ انہار کالونی کے خطیب مولانا حبیب احمد نے غیرت ایمانی سے کام لے کر ان دین و ایمان کے ڈاکوؤں کے خلاف آواز اٹھائی۔ اور چیف انجینئر سلیم اختر نے تائید کی تو قادیانی افسروں نے اوپر سے مل ملا کر چیف انجینئر کا تبادلہ کرا دیا۔ مولانا حبیب احمد کے تبادلہ کی کوشش شروع کر دی گئی۔ ان حالات میں جمعۃ الوداع کا یہ عظیم اجتماع ضلعی مارشل لاء سول انتظامیہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ چودھری نذیر احمد اور غلام احمد قادیانی کو تبدیل کیا جائے۔ اور ان کے خلاف عہدوں کے ناجائز استعمال پر تفتیش کی جائے۔

سابق چیف انجینئر جو کہ ایک دیانت دار مسلمان افسر ہیں۔ انہیں دوبارہ اس عہدہ پر تعینات کیا جائے۔ بصورت دیگر بہاولپور کے غیور مسلمان اپنی سابقہ روایات کو بروئے کار لا کر قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کا احتساب کریں گے۔ جس کی تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہو گی۔

مولانا محمد اسلم قریشی کے متعلق

جمعۃ الوداع میں احتجاج

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر مرکزیہ خان محمد صاحب سجادہ نشین خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کی اپیل پر بہاولپور شہر کی تمام اہم مساجد میں احتجاجی قرار دادیں منظور کرائی گئیں۔ جن کا متن پیش خدمت ہے۔

(۱) جامع مسجد میں جمعۃ الوداع کا یہ عظیم اجتماع مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اسلم قریشی کی مسلسل پانچ ماہ سے گمشدگی، قادیانیوں کی دیدہ دلیری انتظامیہ کی پر اسرار خاموشی اور ناکامی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے وفاقی، صوبائی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ مولانا محمد اسلم قریشی کے قاتلوں کو فی الفور گرفتار کر کے تختہ دار

پر لٹکایا جائے۔

(۲) مرزا طاہر احمد ہیڈ آف دی جماعت ربوہ کو شامل تفتیش کر کے عدالت میں پیش کیا جائے۔

(۳) گوجرانوالہ کے ڈی آئی جی، کمشنر سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر ایس پی ڈی ایس پی کو جو اپنی ناکامی کا اعتراف کر چکے ہیں۔ لہٰذا انہیں ان اہم عہدوں سے فی الفور علیحدہ کیا جائے۔

(۴) مرزائیوں کی ملک دشمن سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیا جاوے۔

بہاولپور کی تنظیموں کا مشترکہ بیان۔

۲۰ رجولائی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاول پور کے راہنماؤں الحاج سیف الرحمٰن، حاجی محمد ذکر اللہ، حاجی عمر دین، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مجلس اہل سنت و الجماعت کے راہنماؤں مفتی غلام فرید، قاری رشید احمد، مولانا محمد یوسف، مولانا شمس الدین انصاری، مولانا محمد معاذ۔ نظام العلماء بہاول پور کے غلام سرور خان، محمد عبد اللہ قریشی ایڈووکیٹ، محمد نواز ناجی مجلس تحفظ حقوق اہلسنت کے صدر قاری محمد یوسف، ناظم اعلیٰ عبدالرشید، نے ایک مشترکہ اخباری بیان میں کہا کہ دار العلوم دیوبند کے سابق چانسلر حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ قاسمی کی وفات حسرت آیات عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہے انہوں نے کہا کہ حضرت قاری صاحبؒ نے تقریباً نصف صدی تک علوم دینیہ کی نشر و اشاعت ترویج اور حفاظت کا فریضہ سر انجام دیا۔ اور براعظم ایشیا کی عظیم اسلامی یونیورسٹی جامعہ دارالعلوم دیوبند کی شہرت کو چار چاند لگائے۔ نیز علماء حق کے قافلہ کے میر کارواں کی حیثیت سے پوری دنیا میں اسلامی تعلیمات کا تحریر و تقریر کے ذریعہ ڈنکا بجایا مذکورہ بالا راہنماؤں نے دعا کی کہ خدا وند قدوس مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائے۔ اور آپ کے علمی و دینی ورثہ جامعہ دارالعلوم دیوبند کو رہتی دنیا تک آباد و شاداب رکھے۔

آمین ثم آمین

حافظ آباد

چند روز ہوئے موضع چک چٹھہ میں لائن مین اصغر علی (مرزائی) بجلی کا جھٹکا لگنے سے ہلاک ہو گیا تھا۔ مرزائیوں نے اس کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنے کی کوشش کی۔ چک چٹھہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رضاکاروں نے حافظ آباد کے حافظ عبد الوہاب صاحب کو اطلاع دی۔ بروقت مداخلت پر ڈی۔ایس۔پی پولیس حافظ آباد چوہدری غلام رسول نے ان کو سختی سے روک دیا۔ پھر مرزائیوں نے اپنی جگہ میں مرزائی کو دفن کر دیا۔ ہم حافظ آباد کی پولیس اور انتظامیہ کے مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے مذہبی فریضہ سر انجام دیا۔

بقیہ:۔ افادات

؎ غرور کرتا اپنی ہی ہستی پہ تنہا بیٹھ کر
ایسی خلوت ہے کہ جس میں رنگ سر محفل کا ہے

؎ خلوت میں ہے نصیب مجھے لطف انجمن
بیٹھا ہوں سر جھکائے ہوئے دل کے سامنے

اس کی مثال ایسے سمجھے۔ جیسے ایک آتشی شیشہ جس کو ایک خاص زاویہ سے سورج کے سامنے آپ کریں گے تو اس کا عکس کاغذ کو جلا دے گا۔

سوال یہ ہے کہ یہ یکایک کیا ہو گیا؟ کاغذ بھی ٹھنڈا، شیشہ بھی ٹھنڈا، دونوں چیزیں ٹھنڈی آگ کیسے لگ گئی؟ آگ لگ جاتی ہے اور ضرور لگ جاتی ہے، بس (ذکر) مرکز ٹھیک ہو جائے تو سارا سلسلہ صحیح ہے اسی طرح سے قلب کا مرکز ٹھیک کرنا اللہ والوں کا کام ہے آتشی شیشہ وہ پیرومرشد ہے۔ وہی زاویہ نگاہ ٹھیک کرتا ہے۔

؎ غضب کا سوز ہے مرے دل مضطرب کی آہوں میں
یہ کس نے آگ سی بھر دی ہے نگاہوں ہی نگاہوں میں

تو اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ان کی صفات پر غور کریں اور وہ صفات زیادہ تر ہمارے اندر موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا من عرف نفسہ فقد عرف ربہ۔ جس نے اپنے نفس کو پہچان لیا اُس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

بقیہ :- علامہ اسد کورنے

موصوف نے استشراقی اسلوب اختیار کیا ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کے عدم رفع الی السماء کے عقیدہ کو بطرز "قادیانی تاویل" کے بیان کیا ہے۔ جس کی بناء پر ان کے متعلق "قادیانی" ہونے کی بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔ اس ملک میں ایسے افراد بھی موجود ہیں جو عربی زبان سے ناواقف ہونے کے باوجود مفسر قرآن نظر آتے ہیں۔ کیونکہ اردو، عربی فارسی، ترکی انگریزی اور فرنچ زبانوں میں قرآن کے متعدد تراجم کو سامنے رکھ کر مفسر بننا بہت آسان ہے۔ محمد اسد کو اسلامی مسائل میں اتھارٹی بنا کر پیش کرنا صحیح نہیں ہے۔ بہر حال وہ اسلام لانے کے بعد بھی مستشرقین ہی کے ذہن و فکر کے حامل ہیں، امریکہ اور یورپ میں جو مخلوط مرد و زن کی سوسائٹی قائم ہے۔ جہاں فریب کارانہ مساوات مرد و زن کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے لہٰذا وہ جس ماحول میں پروان چڑھے ہیں۔ اس کے اثرات سے ان کا ذہن اب بھی متاثر ہے، وہ عرصہ دراز تک مشرق اوسط میں رہے ہیں اور عربی زبان سیکھی ہے، یکے بعد دیگرے خالص عربی نژاد خواتین سے انہوں نے شادیاں کی ہیں۔ تاہم ان کی عربی دانی مسلم نہیں ہے، قرآن کریم کے اسلوب کی انہیں وہ فہم حاصل نہیں ہے، جو انہیں مفسر قرآن بنا دے۔

(بشکریہ روزنامہ جسارت ، اگست ۱۹۸۳ء)

مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مبلغ حافظ احمد بخش کے صاحبزادے محمد طاہر جن کی عمر ۱۸ سال تھی۔ گذشتہ دنوں انتقال ہو گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

آج کے دور میں

ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ - چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۲۹

S-I-T-E

تنقید ۔ قلمی بھیک

تیسرا خط

• ایک اور خط ۱۹ فروری ۱۸۸۳ء میں تحریر کرتے ہیں کہ

• فرقان مجید کے الہامی اور کلام الٰہی ہونے کے ثبوت میں آپ کا مدد کرنا باعث ممنونی ہے ۔ نہ موجب ناگواری ۔ میں نے بھی اس بارے میں ایک چھوٹا سا رسالہ تالیف کرنا شروع کیا ہے ۔ اور خدا کے فضل سے یقین کرتا ہوں کہ عنقریب چھپ کر شائع ہو جائے گا ۔ آپ کی مرضی ہو تو وجوہات صداقت قرآن جو آپ کے دل پر القا ہوں میرے پاس بھیج دیں ۔ بہرصورت میں اس دن بہت خوش ہوں گا کہ جب میری نظر آپ کے مضمون پر پڑے گی ۔ آخر میں دعا کرتا ہوں کہ خدا ہم کو اور آپ کو جلد تر توفیق بخشے کہ منکر کتاب الٰہی کو دندان شکن جواب سے ملزم اور نادم کریں ۔ ولاحول ولا قوۃ الا باللہ ۔

چوتھا خط

اس کے بعد مرزا صاحب اپنے ایک خط میں مورخہ ۱۰ مئی ۱۸۷۹ء میں تحریر کرتے ہیں کتاب (براہین احمدیہ) ڈیڑھ سو جز ہے ۔ جس کی لاگت تخمیناً نو سو چالیس روپیہ ہے اور آپ کی تحریر ملحق ہو کر اور بھی زیادہ ضخامت ہو جائے گی ؟

ان خطوط سے ایک تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ مولوی چراغ علی صاحب مرحوم نے مرزا صاحب کو براہین احمدیہ کی تالیف میں اچھی خاصی مدد دی ہے ۔ دوسرے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب مرحوم کو حمایت و حفاظت اسلام کا کس قدر خیال تھا یعنی وہ خود تو یہ کام کر سکتے ہی تھے ۔ مگر دوسروں کو بھی اس میں مدد دینے سے دریغ نہ کرتے تھے ۔

مولانا غلام حیدر انتقال فرما گئے

میاں چنوں سے آمدہ ایک اطلاع کے مطابق مولانا غلام حیدر سابق مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کا ۳۱ جولائی ۱۹۸۳ء کو انتقال ہو گیا ہے ۔ مولانا مرحوم گزشتہ ایک دو سال سے عارضہ قلب میں مبتلا تھے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

مولانا غلام حیدر مرحوم گزشتہ ...... ۱۴ سال سے مجلس کے ساتھ مستقل وابستہ رہے اور اسلام آباد کے دفتر کے انچارج رہے ۔ انہوں نے اسلام آباد میں بڑی محنت کے ساتھ جماعتی خدمات انجام دیئے ۔

مولانا مرحوم کا روحانی تعلق حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے ساتھ تھا اور مولانا محمد علی جالندھریؒ کے شاگرد بھی تھے ۔

میاں چنوں میں ایک عرصہ تک اسکول میں استاد رہے اور فارغ اوقات میں وہ جماعتی خدمات انجام دیتے تھے ۔ ریٹائرمنٹ کے بعد وہ مستقل جماعتی خدمات انجام دینے لگے ۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب ، ناظم اعلیٰ مولانا شریف جالندھری ، مولانا عبدالرحیم اشعر ، مولانا عزیز الرحمان ، مولانا تاج محمود اور کراچی مجلس کے ناظم اعلیٰ عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے تعزیت کا اظہار کیا ہے ۔ اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220   فون نمبر ۲۱۶۷۱

نعت

سرشار ہے دل یادِ رسولِؐ دوسرا سے
ہر سانس معطر ہے مدینے کی ہوا سے

روشن ہیں ستاروں کے چراغ اس کی ضیا سے
تاباں روشِ گل ہے نقوشِ کفِ پا سے

برسا ہے کچھ اس طرح سحابِ کرم اُس کا
سیراب ہوئے جاتے ہیں اک عمر کے پیاسے

صد شکر درخشندہ عقیدت سے جبیں ہے
تابندہ ہے دل پاسِ ادب پاسِ وفا سے

ہر وقت رہے یادِ نبیؐ خلوتِ دل میں
فارغ نہ رہے لمحہ کو ان کی ثنا سے

ہر لفظ میں خوشبو ہے بہارِ ازلی کی
مہکا ہے مرا گلشنِ جاں حُسنِ ادا سے

حافظ مجھے اس در سے ملی نعت کی توفیق
جس در پہ گداؤں کے بھر جاتے ہیں کاسے

حافظ لدھیانوی